

رسائل وسائل

اللہ کے سایے سے مراد

سوال: اللہ کے سایے سے کیا مراد ہے؟ احادیث میں تیک لوگوں کے اللہ کے سایے میں جگہ پانے کا تذکرہ ہے۔ اللہ تو رب العالمین ہے اگر اس کا سایہ ہے تو ہمارے سارے جہانوں پر بھیط ہونا چاہیے۔

جواب: قرآن کریم نے بے شمار مقامات پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے وجود، ذات اور صفات کے حوالے سے ہماری رہنمائی کی ہے۔ ان مقامات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود جسم کا محتاج نہیں ہے، جب کہ سایے کا تعلق جسم کے ساتھ ہے۔ ہر دشے جو جسم رکھتی ہے اگر سورج یا رoshni کی زد میں آئے تو سایہ پیدا ہوتا ہے۔ درخت کے نیچے سایہ بھی اسی لیے آرام دہ ہوتا ہے کہ سورج کی تپش ثہیوں اور چٹوں کے درمیان میں آنے سے ہم تک نہیں پہنچتی اور ہم سایے کو اپنے لیے رحمت سمجھتے ہوئے آرام کرتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ ترین حقیقتی جو تمام موجودات کی پیدا کرنے والی ہے کہ جس کے حکم سے نبی اسرائیل پر ۳۰ سال تک ابر سایہ کرتا رہتا کہ وہ ریگستان میں محفوظ رہ سکیں، اور وہ حقیقتی جو حضرت ابراہیم کے لیے آگ کو گوارہ رکھتی ہے، کیا وہ میدانِ حرث میں، جس کے بازے میں کہا جاتا ہے کہ ایسی تپش ہو گئی کہ انسان پسینے میں شراب اور جو کروڑوب جائے، اسی میدانِ حرث میں اپنے بعض بندوں کے لیے جو اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارتے رہے ہوں، سایے کا بندوبست نہیں کر سکتا۔ اصل سوال یہ نہیں ہے کہ سایہ کس طرح پیدا ہو گا بلکہ اصل سوال یہ ہونا چاہیے کہ وہ حسن و رحیم جو اس دنیا میں ایسے ایسے نعمتوں و کھاکسل کا ہے جن کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور جو